سورة البقرة

آيات ٢٨٤ - ٢٨٦

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ
یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ
رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا
یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا
بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۥ وَ اغْفِرْ لَنَا ۥ وَ ارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی
الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

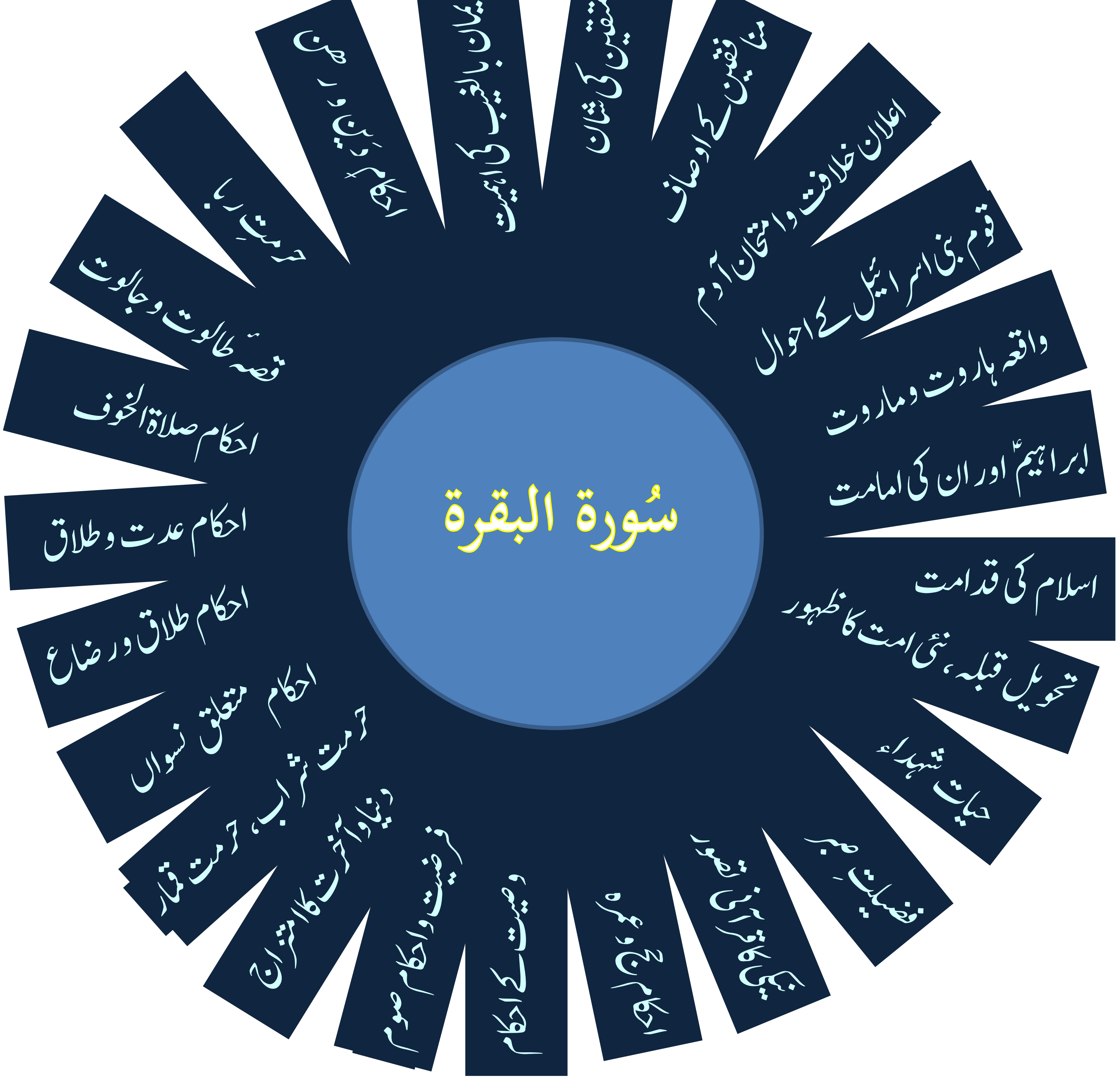
سُورۃ البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا مرکزی ظہور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دین و رہن
ایمان بالغیب کی اہمیت

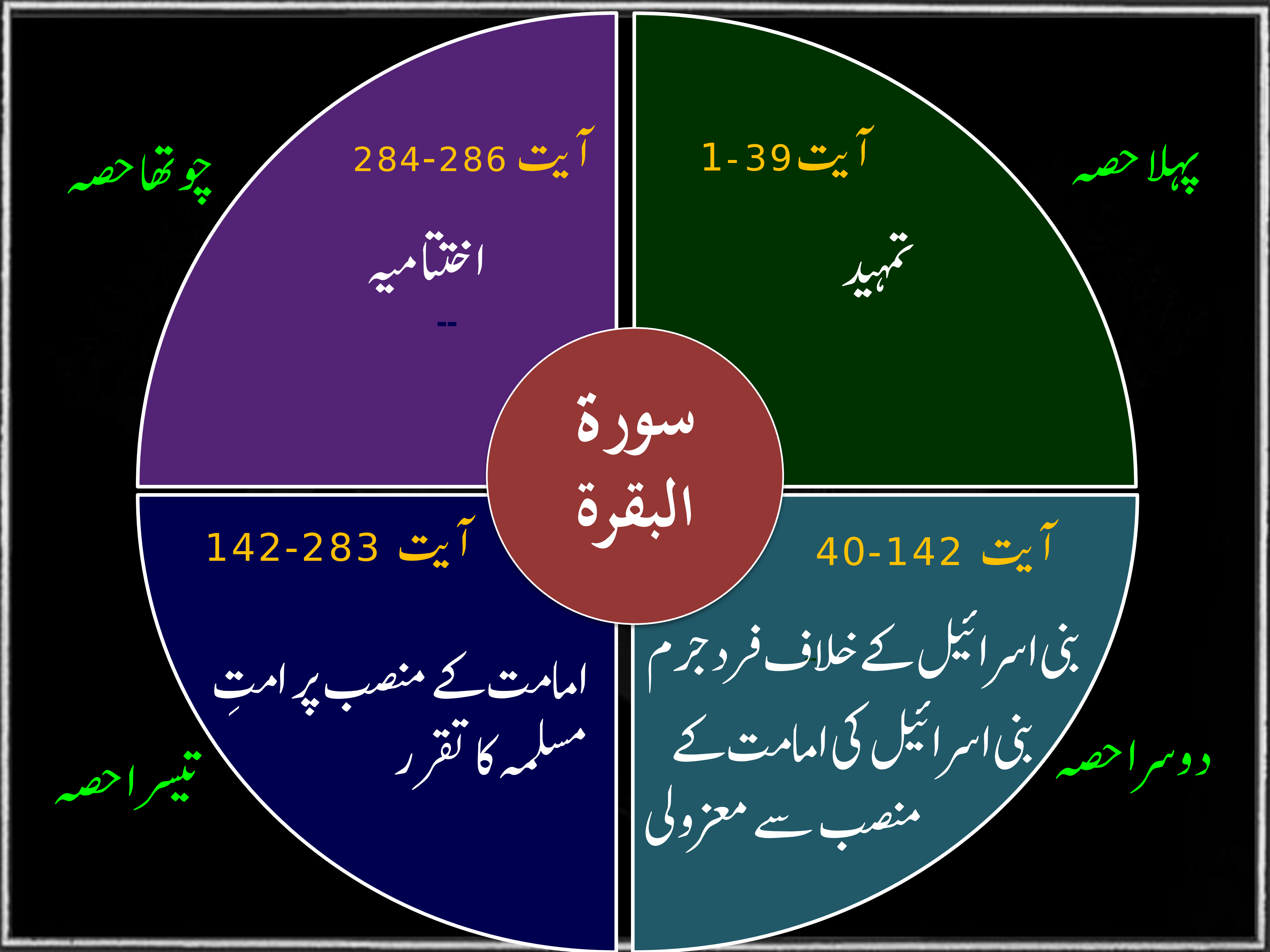

سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فردجرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ

لِلّٰهِ - اللہ کی ہی (ملکیت) ہے

مَا فِی السَّمٰوٰتِ - جو آسمانوں میں ہے

وَ مَا فِی الْاَرْضِ - اور وہ جو زمین میں ہے

وَاِنْ تُبْدُوْا - اور اگر تم ظاہر کرو

أَبْدَى يُبْدِي ، إِبْدَاءً (IV)
ظاہر کرنا

مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ - اس کو جو تمہارے جی میں ہے

اَوْ تُخْفُوْهُ - یا تم چھپاؤ اس کو

یُحَاسِبْكُمْ - حساب لے گا تم سے

بِهِ اللّٰهُ - اس کا اللہ

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾

فَيَغْفِرُ - پھر وہ معاف کرے گا

لِمَنْ يَّشَآءُ - اس کو جسے وہ چاہے گا

وَيُعَذِّبُ - اور وہ عذاب دے گا

مَنْ يَّشَآءُ - اس کو جسے وہ چاہے گا

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ - ہر چیز پر

قَدِيْرٌ - قدرت رکھنے والا ہے

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب اللہ کا ہے تم اپنے دل کی باتیں خواہ
ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ بہر حال ان کا حساب تم سے لے لے گا پھر اسے اختیار
ہے، جسے چاہے، معاف کر دے اور جسے چاہے، سزا دے وہ ہر چیز پر
قدرت رکھتا ہے

To Allah belongs all that is in the heavens and on earth. Whether you show what is in your minds or conceal it, Allah Calls you to account for it. He forgives whom He pleases, and punishes whom He pleases, for Allah hath power over all things.

محمد اقبال

سورۃ البقرہ کی آخری آیات

- یہ سورۃ البقرہ کا آخری رکوع ہے جو تین آیات پر مشتمل ہے
- آپ ﷺ نے فرمایا أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ البَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ العَرْشِ لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي (احمد۔ 21564) سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں مجھے عرش عظیم کے نیچے جو (رحمتوں اور برکتوں کا ربانی) خزانہ ہے اس سے عطا فرمائی گئیں اور یہ وہ انعام عظیم ہے جو کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا
- بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " إِنَّ اللَّهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أَعْطِانِيهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ، وأبناءكم، فَإِنَّهُمَا صَلَاةٌ، وَقُرْآنٌ، وَدُعَاءٌ " بے شک اللہ نے سورت بقرہ کو دو ایسی آیات کے ذریعے ختم کیا ہے جو اس کے عرش کے نیچے موجود خزانے میں سے مجھے دی گئی ہیں تم ان کا علم حاصل کرو اور اپنی خواتین کو ان کی تعلیم دو کیونکہ یہ دونوں نماز اور قرآن اور دعا کا حصہ ہیں۔ (+ سنن دارمی)
- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ (صحیح بخاری) ابو مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص سورت البقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھ لے تو وہ اس کے لیے کافی ہیں

سورۃ البقرہ کی آخری آیات

- سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہٰی کے پاس لے جایا گیا، جو چھٹے آسمان میں ہے (یعنی اس کی جڑ چھٹے آسمان میں ہے) اور زمین سے اوپر جانے والی چیزیں یہیں پہنچتی ہیں، پھر ان کو قبضے میں لے لیا جاتا ہے اور اوپر سے جو کچھ زمین پر آتا ہے وہ بھی یہاں تک پہنچتا ہے، پھر اس کو وہاں سے لے لیا جاتا ہے۔ فرمایا: (اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی) [النجم: ۱۶] ”جب اس بیری کو ڈھانپ رہا تھا جو ڈھانپ رہا تھا...

فرمایا، اس جگہ رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں عطا فرمائی گئیں

1. پانچ نمازیں عطا کی گئیں
2. سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات عطا فرمائی گئیں
3. تیسری چیز کہ آپ کی امت میں سے جو شخص شرک نہ کرے اس کے ہلاک کرنے والے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔ [مسلم، کتاب الإیمان]

سورۃ البقرہ کی آخری تین آیات

- جس طرح اس سورت کا آغاز دین کی بنیادی تعلیمات سے کیا گیا تھا، اسی طرح سورت کا اختتام پر بھی ان تمام اصولی امور کو بیان کر دیا گیا ہے جن پر دین اسلام کی اساس قائم ہے۔
- اس کی آخری آیت ایک جامع ترین دعا پر مشتمل ہے جو امت کو سکھائی گئی ہے
- اس کے ایک ایک لفظ سے اس ذمہ داری کا احساس نمایاں ہے جو اس امت پر ڈالی گئی ہے
- اس میں وہ اعتراف بھی بالکل واضح ہے جو ایمان کی روح ہے
- ان باتوں سے بچائے جانے کی التجا ہے جن میں پڑ کر پچھلی امتیں راہِ راست سے بھٹک گئیں
- اللہ کی عائد کردہ ذمہ داریوں اور ادائے فرض کی راہ میں جن مشکلات کے اندیشے ہیں ان میں مدد کی درخوست
- جن خطاؤں اور لغزشوں میں پڑ جانے کے خطرات ہیں ان سے درگذر کی درخواست بھی ہے
- دشمنوں سے مسلسل کشمکش اور جنگ وجدل میں اللہ تعالیٰ سے مدد واستعانت کی دعا

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ اِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ یُحَاسِبۡکُمۡ بِهِ اللّٰهُ ؕ

- اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی تمام موجودات کا تنہا مالک ہے - اللہ تعالیٰ کی مطلق ملکیت کی یہ تذکیر دنیا میں مالی، اقتصادی اور دیگر تمام امور میں عدل وانصاف اور احکام الٰہی پر عمل کرنے کا پیش خیمہ
- یہی وہ بنیادی حقیقت ہے جس کی بنا پر انسان کے لیے کوئی دوسرا طرز عمل اس کے سوا جائز نہیں ہو سکتا کہ وہ اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دے۔
- انسان سے جو گناہ سرزد ہوتے ہیں ان میں بعض اعمال کے خارجی پہلو ہیں اور بعض کے داخلی اور قلبی پہلو (جیسے شہادت کو چھپانا اور شرک، کبر و حسد، بغض، صبر، شکر وغیرہ)

اللہ صرف ظاہری گناہوں کا محاسبہ نہیں کرے گا بلکہ باطنی اور قلبی پہلو رکھنے والے گناہ بھی احتساب کے عمل سے گزریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان پر حاکم ہے اور کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ہے

- باطنی پہلو کا ضروری ذکر - کہ انسان ماننے والے عقیدے اور نظریے کے ظاہری پہلوؤں کی پابندی تو کرتا ہے مگر باطنی پہلوؤں میں اخفا اور خیانت کرتا رہتا ہے - اسی لیے اللہ کی مطلق ملکیت اور احتساب کی قدرت کی یاددہانی کرائی گئی ہے
- یہ آیت اس مفہوم سے متصادم نہیں ہے جس کے مطابق گناہ کی نیت پر پکڑ نہیں (بلکہ گناہ کرنے پر)

وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ يُحَاسِبۡكُمۡ بِهِ اللّٰهُ ‌ؕ فَيَـغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ

- اس آیت میں محاسبے کے مذکور عمل کو سن کر صحابہ کرامؓ پریشان ہوگئے اور آپ ﷺ کے پاس آکر اس پریشانی کا اظہار کیا (کہ دل میں آنے والے وساوس سے بچنا مشکل ہے)، اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم یہودیوں کی طرح "سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا" نہ کہنے لگ جاؤ اس پر صحابہ کرامؓ نے سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا کہا - اور فوراً بعد دوسری آیت نازل ہوئی، جس نے حقیقت سے پردہ اٹھا دیا کہ غیر اختیاری وساوس اور خیالات پر مواخذہ نہیں ہوگا، اس پر صحابہ کرامؓ کو اطمینان ہوا (یہ مضمون ابن عباسؓ کی روایت کردہ حدیث میں جو صحیح مسلم میں ہے)
- انسان کے اعمال اور نیتوں کا حساب لینے کے بعد ان کو معاف کرنا یا سزا دینا بھی اللہ کا مطلق حق ہے
- اللہ کی رحمت و مغفرت اس کے عذاب، قہر اور غضب پر مقدم ہے (فَيَـغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ)
- یہاں، انسانوں کی تربیت میں خوف ورجاء (خوف وامید) کی روش سے استفادہ
- انسان کا نفس اور باطن اس کے اعمال کا سرچشمہ ہے۔ (وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ)
- انسان کے اعمال اور اس کی نیتوں کا مالک - اللہ ہے (وہی حقیقی مطلق حکمران ہے)

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِكَتِہٖ وَ كُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ ۟

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ - ایمان لائے یہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ - اس پر جو نازل کیا گیا

مِنْ رَّبِّہٖ - ان کے رب (کی جانب) سے

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ - اور ایمان لانے والے

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ - سب ایمان لائے اللہ پر

وَ مَلٰٓئِكَتِہٖ - اور اس کے فرشتوں پر

وَ كُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ - اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر

لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ‌ وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا‌ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۲۸۵﴾

لَا نُفَرِّقُ - نہیں ہم فرق کرتے

بَيۡنَ اَحَدٍ - کسی ایک کے مابین

مِّنۡ رُّسُلِهٖ - اس کے رسولوں میں سے

وَقَالُوۡا - اور ان لوگوں نے کہا

سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا - ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت

غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا - (ہم مانگتے ہیں) تیری مغفرت اے ہمارے ربّ

وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ - اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے

اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ‌ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓـئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ
لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ‌ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۲۸۵﴾

رسول اُس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اِس رسول کے ماننے والے ہیں، انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ: "ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے، ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے

The Messenger believed in what has been revealed to him from his Lord, as do the men of faith. Each one (of them) believed in Allah, His angels, His books, and His messengers. "We make no distinction (they say) between one and another of His messengers." And they say: "We hear, and we obey: (We seek) Thy forgiveness, our Lord, and to You is the end of all journeys."

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ

اسلام کے عقائد اور اسلامی طرز عمل کا خلاصہ

- دیگر انسانی راہنماؤں کے مقابلے میں انبیاء و رُسل کا امتیاز۔ وہ تمام اپنے ہدف و مقصد اور اپنی دعوتِ دین پر قطعی و یقینی ایمان رکھتے تھے اور ان کے عقیدے میں کسی قسم کا کوئی تزلزل نہ تھا اور اسی وصف کا ذکر یہاں نبی اکرم ﷺ کے لیے بھی اور مومنین صادقین کے لیے بھی
- انہی کا ذکر سورۃ کے پہلے رکوع میں بھی، پھر جہاں تحویل قبلہ کے بعد اللہ سے وفاداری کی حقیقت کو کھولا گیا ہے (آیتِ بر) وہاں تفصیل سے ، یہاں اختتامِ سورت پر انہی بنیادی حقائق کا خلاصہ
- ایمانیات جن کا ذکر اس سورت میں جو یہ اسلام کے بنیادی عقائد : 1-اللہ پر ایمان 2- فرشتوں پر ایمان 3- کتابوں پر ایمان 4- رسولوں پر ایمان 5- مر کر اُٹھنے کے بعد اللہ کے حضور حاضری
- یہاں رسولوں پر ایمان میں خاص طور پر اس بات کا ذکر کہ مسلمان ان کو ماننے میں تفریق نہیں کرتے
- ان عقائد کو قبول کرنے کے بعد ایک مسلمان کے لیے صحیح طرز عمل یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے جو حکم پہنچے، اسے وہ بسر و چشم قبول کرے، اس کی اطاعت کرے، اور اپنے حسن عمل پر غرہ نہ کرے، بلکہ اللہ سے عفو و درگزر کی درخواست کرتا رہے

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟

- نبی اکرم ﷺ کا ذکر ان کی عظمت کے ساتھ (آپ ﷺ کا عظیم المرتبہ ہونا)
- مومنین کی نظر میں تمام انبیائے کرام کا عقیدہ، دعوت اور مقصد ایک تھا۔
- تمام انبیاء علیہ السلام اور آسمانی کتابوں میں سے ہر ایک پر ایمان ضروری ہے۔
- ایمان کا لازمی تقاضا قبول کرنا، اطاعت کرنا اور سر تسلیم خم کرنا ہے۔
- اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا اور مغفرت طلب کرنا مومنین کی خصوصیات میں سے
- اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے فرائض انجام دینے کے بارے میں مومنین کا عاجزی کا اظہار و احساس
- ایمان لانے والوں کا احکام کو قبول کرکے ان کی اطاعت کرنے کے باوجود مغفرت طلب کرنا اس بات کی دلیل کہ وہ رب کے حضور اپنے فرائض کی کما حقہٗ انجام دہی سے عاجز ہیں۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ - ذمہ دار نہیں بناتا اللہ

نَفۡسًا - کسی جان کو

اِلَّا وُسۡعَهَا - مگر اس کی اہلیت کو

لَهَا مَا كَسَبَتۡ - اس کے لیے ہے وہ جو اس نے کمایا

وَعَلَيۡهَا - اور اس پر ہے

مَا اكۡتَسَبَتۡ - وہ (گناہ) جو اس نے اہتمام سے کمایا

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ - اے ہمارے ربّ تو مت پکڑ ہم کو

اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ - اگر ہم بھول جائیں

أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

أَوْ أَخْطَأْنَا - یا ہم چوک جائیں

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ - اے ہمارے ربّ اور تو نہ ڈال

عَلَيْنَآ إِصْرًا - ہم پر کوئی ذمہ داری

أَصَرَ يأْصِرُ ، أَصْرًا - گرہ لگانا، باندھنا، موڑنا، روکنا

أصر - وہ بوجھ جو اپنے اٹھانے والے کو چلنے سے روک دے

مراد - تکلیف دہ اور سخت اور دشوار امور

كَمَا حَمَلْتَهُۥ - جس طرح تو نے ڈالا اس کو

عَلَى الَّذِينَ - ان لوگوں پر جو

مِن قَبْلِنَا - ہم سے پہلے تھے

رَبَّنَا - اے ہمارے ربّ

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

وَلَا تُحَمِّلْنَا - اور تو نہ اٹھوا ہم سے

مَا - اس کو

لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ - کسی قسم کی کوئی طاقت نہیں ہے

وَاعْفُ عَنَّا - اور تو در گزر کر ہم سے

وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا - اور تو بخش دے ہم کو اور رحم کر ہم پر

اَنْتَ مَوْلٰنَا - تو ہمارا آقا

فَانْصُرْنَا - پس تو ہماری مدد کر

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ - کافر قوم (کے مقابلے)

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ
مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَ اعۡفُ عَنَّا ٝ وَ اغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَ
ارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿٢٨٦﴾ ع

اللہ کسی متنفس پر اُس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا ہر
شخص نے جو نیکی کمائی ہے، اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے، اس
کا وبال اسی پر ہے (ایمان لانے والو! تم یوں دعا کیا کرو) اے ہمارے رب! ہم
سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کر مالک! ہم پر وہ بوجھ
نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے پروردگار! جس بار کو اٹھانے کی
طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے در گزر
فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ
اعْفُ عَنَّا ٙ وَ اغْفِرْ لَنَا ٙ وَ ارْحَمْنَا ٙ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ۠ ۲۸۶

Allah does not burden any soul greater than it can bear.: It gets every good that it earns, and it suffers every ill that it earns. (Pray:) "Our Lord! Condemn us not if we forget or fall into error; our Lord! Lay not on us a burden Like that which You did lay on those before us; Our Lord! Lay not on us a burden greater than we have strength to bear. Blot out our sins, and grant us forgiveness. Have mercy on us. You are our Protector; Help us against those who stand against faith."

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ

ایک عظیم دعا

- آیت کے پہلے دو جملے دعا کے بیچ میں جملہ معترضہ (parenthetical clause) کی حیثیت سے
- جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کے ہاں انسان کی ذمہ داری اس کی مقدرت کے لحاظ سے، یعنی جس کام کے کرنے یا بچنے کی قدرت انسان کو نہیں اس کی بازپرس اللہ کسی شخص سے کرے (جس محاسبے کا ذکر گزشتہ سے پیوستہ آیت کریمہ میں اور جس سے صحابہؓ خوفزدہ ہوگئے اسکی وضاحت
- انسان کی وسعت کا حتمی تعین صرف اللہ ہی کرے گا اسی کے مطابق کسی کو ذمہّ دار ٹھہراتا ہے اور اسی کے مطابق حساب لے گا (انسان اللہ کی عطا کردہ عقل اور فہم و فراست سے اسکا فیصلہ کرسکتا ہے)
- ہر انسان کی وسعت دوسرے سے الگ- جسکی وجہ بہت سے عوامل ہیں جن میں موروثی (hereditary) اور ماحولیاتی (environmental) عوامل شامل ہیں قرآن نے اس کو شاکلہ کہا ہے (قُلۡ کُلٌّ یَّعۡمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ ۱۷/۸۴).... ہر کوئی اپنے شاکلہ کے مطابق عمل کررہا ہے
- یہ آیت اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل و کرم کا مظہر ہے۔
- لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا کی غلط تعبیر- دنیا کے لیے خوب بھاگ دوڑ اور حصولِ علم ورزق کے لیے بھی لیکن دین کے معاملے میں یہ کہہ دینا کہ ہمارے اندر یہ صلاحیت اور استعداد ہی نہیں ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا

اللہ کے قانون مجازات کا دوسرا قاعدہ کلیہ

- ہر آدمی جزا و سزا اس کام یا عمل پر پائے گا۔ جو اس نے خود انجام دیا ہوگا
- یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص کی خدمات پر دوسرا انعام پائے۔ اور اسی طرح ہر شخص اسی قصور میں پکڑا جائے گا جس کا وہ خود مرتکب ہوا ہو۔
- یہ ضرور ممکن ہے کہ ایک آدمی نے کسی نیک کام کی بنا رکھی ہو اور دنیا میں ہزاروں سال تک اس کام کے اثرات چلتے رہیں اور یہ سب اس کے کارنامے میں لکھے جائیں۔ اور ایک دوسرے شخص نے کسی برائی کی بنیاد رکھی ہو اور صدیوں تک دنیا میں اس کا اثر جاری رہے اور وہ اس ظالم اول کے حساب میں درج ہوتا رہے۔ لیکن یہ اچھا یا برا، جو کچھ بھی پھل ہوگا، اسی کی سعی اور اسی کے کسب کا نتیجہ ہوگا
- انسان کے اچھے ، برے اعمال کے نتائج خود اس کی طرف پلٹتے ہیں۔
- اس آیت میں مذکور عظیم دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو (۱) ان کی ذمہ داری اور (۲) ان کے اعمال کی طرف متوجہ کیا ہے اور یوں ان افسانوں پر خطہ بطلان پھیر دیا ہے جن میں لوگوں کو ان کے اعمال سے بری قرار دیا گیا ہے یا بلاوجہ کسی کے اعمال کی جوابدہی کا ذمہ دار دوسروں کو قرار دیا گیا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا

ایک دلنشیں اور اثر آفرین کلمات کی دعا

- اللہ تعالی اپنے کرم و فضل سے خود اپنے بندوں کو خود سکھاتا ہے کہ مجھ سے یہ مانگا کرو اور یوں مانگا کرو۔ میرے درِ رحمت پر دستک دینے کا یہ طریقہ ہے
- اس دعا میں جسمانی وروحانی، انفرادی اور اجتماعی، دینی و دنیاوی ہر قسم کی سعادتوں، نعمتوں اور سرفرازیوں کے لیے التجا ہے اور نسیان اور خطا پر مواخذہ نہ کرنے کی درخواست ہے
- **نسیان** یہ ہے کہ آدمی سمع وطاعت کی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے کوئی چیز بھول جائے
- **خطا** یہ ہے کہ اپنی ناسمجھی سے کسی کام کو غلط طور پر کر بیٹھے
- حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو معاف کردی ہیں۔
- مومنین کا اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کرنا کہ ان پر مشکل اور پر مشقت فرائض نہ ڈالے۔ یہ مومنین کا سابقہ امتوں کی تاریخ پر توجہ کرنا اور اس سے عبرت حاصل کرنے کے سبب
- مومنین کا اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کرنا کہ انہیں ایسے عذاب میں مبتلا نہ کرے جس کو برداشت کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا

ایک دلنشیں اور اثر آفرین کلمات کی دعا

- مومنین معافی (گناہوں کے اثرات ختم کرنے)، بخشش اور اپنے پروردگار کی رحمت کے طلبگار ہیں۔
- مومنین کو معاف کرنا، بخشنا اور ان پر رحمت نازل کرنا اللہ کی ولایت کا پرتو ہیں (مومنین کا ولی ہے)
- (عفو و درگذر اور مہربانی سے پیش آنا معاشرہ کے منتظمین اور اہل حل و عقد افراد کا فریضہ ہے۔)
- معاشرہ، اجتماعیت کے سربراہوں کو افراد کی طاقت سے زیادہ ان پر فرائض عائد نہیں کرنے چاہئیں
- کافروں سے مڈبھیڑ کے وقت مومنین کی خدا تعالیٰ سے مدد و نصرت کی درخواست۔
- یہ آیت مومنین کے دائمی حالات و افکار کو بیان کر رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مومنین ہمیشہ اپنے آپ کو کافروں کے ساتھ کسی نہ کسی طرح جنگ کی حالت میں دیکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے ان کے خلاف مدد مانگتے ہیں۔
- ان دو آیات میں سورۃ بقرہ کا خلاصہ بیان ہوا ہے اور اللہ کے حضور تسلیم و رضا کے آداب ہمیں سکھائے گئے

اضافی مواد

البقرہ کی آخری 2 آیات سے متعلق احادیث مبارکہ

- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلاَثٍ : جُعِلَتْ لَنَا الأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا ، وَجُعِلَ تُرَابُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ ، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلاَئِكَةِ ، وَأُوتِيتُ هَؤُلاَءِ الآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِى ، وَلاَ أَحَدٌ بَعْدِى۔(سنن کبری للبیہقی)

- حذیفہؓ بن یمان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ہمیں لوگوں پر تین چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے، ساری زمین ہمارے لیے مسجد بنائی گئی ہے اور اس کی مٹی ہمارے لیے پاک کردی گئی ہے، جب ہم پانی نہ پائیں۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنائی گئی ہیں اور سورہ بقرہ کی آخری آیات خزانے کے گھر عرش کے نیچے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں اور نہ ہی میرے بعد

اس امت کی خطاء ونسیان کو اللہ نے معاف فرمادیا

- إنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ به أَنْفُسَهَا، ما لَمْ تَعْمَلْ، أَوْ تَكَلَّمْ بهِ (صحیح مسلم)

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوا أَوْ يَعْمَلُوا بِهِ ۔صحیح مسلم

- اللہ تعالیٰ نے میری امت کو معاف کردیا ہے وہ خیال جو ان کے دل میں آئے، جب تک اس کو زبان سے نہ کہیں یا عمل نہ کریں

البقرہ کی آخری 2 آیات سے متعلق احادیث مبارکہ

آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ...

- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (أَتَدْرُونَ أَيَّ أَهْلِ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ إِيمَانًا ؟) ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمَلَائِكَةُ ؟ ، قَالَ : (هُمْ كَذَلِكَ وَيَحِقُّ ذَلِكَ لَهُمْ وَمَا يَمْنَعُهُمْ وَقَدْ أَنْزَلَهُمُ اللَّهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي أَنْزَلَهُمْ بِهَا، بَلْ غَيْرُهُم) ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْأَنْبِيَاءُ الَّذِينَ أَكْرَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِالنُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ ؟ ، قَالَ : (هُمْ كَذَلِكَ وَيَحِقُّ لَهُمْ ذَلِكَ وَمَا يَمْنَعُهُمْ وَقَدْ أَنْزَلَهُمُ اللَّهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي أَنْزَلَهُمْ بِهَا ، بَلْ غَيْرُهُمْ) ، قَالَ: قُلْنَا: فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ: (أَقْوَامٌ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ فَيُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي وَيَجِدُونَ الْوَرَقَ الْمُعَلَّقَ فَيَعْمَلُونَ بِمَا فِيهِ فَهَؤُلَاءِ أَفْضَلُ أَهْلِ الْإِيمَانِ إِيمَانًا– صحيح مسلم

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کون سے ایمان والے ایمان کے اعتبار سے زیادہ فضیلت والے ہیں؟ تو صحابہؓ نے عرض کیا فرشتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اسی طرح ہیں اور اس کے حقدار ہیں اور ان کے لیے کیا رکاوٹ ہے اللہ نے ان اس درجہ میں رکھا ہے بس درجہ میں اللہ نے ان کو رکھا بلکہ ان کے علاوہ (بتاؤ) (صحابہؓ نے) عرض کیا انبیاء علیھم اسلام یا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اسی طرح ہیں اور وہ اس کے حقدار ہیں بلکہ ان کے علاوہ (بتاؤ) صحابہؓ نے عرض کیا تو وہ کون ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور وہ لکھا ہوا کاغذ پائیں گے اس میں جو کچھ ہوگا اس پر عمل کریں گے سو یہی لوگ ایمان والوں میں سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں ایمان کے اعتبار سے۔

البقرہ کی آخری 2 آیات سے متعلق احادیث مبارکہ

- عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا
- حضرت مغیرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اتنی دیر قیام فرماتے کہ آپ کے مبارک قدم سوج جاتے لوگ کہتے یا رسول اللہ ﷺ ! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیئے ہیں پھر اتنی محنت ؟ نبی کریم ﷺ فرماتے کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں ؟ (مسند احمد)
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ۔ (صحيح مسلم ، سنن ابوداؤد)
- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ مخلوق کو اللہ نے پیدا کیا تو اللہ کو کس نے پیدا کیا تو جو آدمی اس طرح کا کوئی وسوسہ اپنے دل میں پائے تو وہ کہے میں اللہ پر ایمان لایا۔
- ۔